السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا، اس نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ اس کو ایک طلاق مگر سبقت لسانی کی وجہ سے اس کے منہ سے تین طلاقوں کا لفظ نکل گیا جو کہ اس کی نیت نہیں تھی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب بغیر قصد اور ارادے کے اس کی زبان سے تین طلاقوں کا لفظ نکلا جبکہ اس کا ارادہ ایک طلاق دینے کا تھا تو اس صورت میں ایک ہی طلاق واقع ہوئی ہے بلکہ اگر اس نے "طاہر" لفظ بولنا چاہا مگر سبقت لسانی کی وجہ سے طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا تو اس سے اس کے اور اللہ کے درمیان طلاق واقع نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم۔ (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 506

محدث فتویٰ